ملک ایران کی ایک مشہور وزیر اسعد خان کی

پیاری لڑکی کا ایک عجیب و غریب فسانہ

جو

ایک اوریجنل ڈرامے

کی صورت میں ارباب بصیرت و خوش مذاق ناظرین

کی دلچسپی اور واقفیت کے لیے پیش کیا جاتا ہے

مصنفہٗ

جناب قاضی شفیع الزمان صاحب

الناظر پریس میں واقع چوک لکھنؤ میں طبع ہوا

مصنوعی شوہر

ملک ایران کی ایک مشہور شہزادہ اسعد خان کی

پہلی شادی کا ایک عجیب و غریب فسانہ

جو

ایک اوریجنل ڈرامے

کی صورت میں ارباب بصیرت اور خوش مذاق ناظرین

کی دلچسپی اور واقفیت کے لیے پیش کیا جاتا ہے

مصنّفہ

جناب قاضی شفیع الزمان صاحب

الناظر پریس واقع چوک لکھنؤ میں طبع ہوا

قیمت

طبع اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصنوعی شوہر

سین

ملک ایران کا شہر دامغان شہر کے کنارے ایک باغ۔ باغ کے بیچ مین ایک کمرہ۔ کمرے کے دروازے کھلے ہوے ہین پچھم طرف کی دیوار پر ایک نہایت بڈھی اور بدصورت عورت کی شبیہ ٹنگی ہے [illegible] پر ایک تندرست موٹے تازے بچہ کی تصویر لٹکی ہے ایک طرف مخمل سے منڈھا ہوا [illegible] میز ہے جس پر لکھنے کا سامان قرینے سے لگا ہے۔ کمرہ کے بیچ مین وسطی دروازہ کے سامنے ایک قدآدم جلی آئینہ آویزان ہے۔ گلبدن کنیز جھاڑو دے رہی ہے۔ پری بانو مالکہ مکان آئینہ کے سامنے کھڑی ہے۔ علی مرزا ناس لیتا ہوا داخل ہوتا ہے۔

علی مرزا بیٹی مین اس وقت پھر کاروان سرا جارہا ہون شاید تمہارے میان آج آجاوین

پری بانو چچا جان آپ کو بڑی تکلیف ہوتی ہے دو مہینہ سے آپ روز جاتے ہین اور روز پلٹ آتے ہین اور وہ ہین کہ کسی طہران سے کھسکنے کا نام ہی نہین لیتے

علی مرزا بیٹی مین تیری تنہائی کیوجہ سے بہت پریشان رہتا ہون زناس کی چٹکی بیٹی

کرتا ہے) انہیں معلوم اس لڑکے کو کیا ہو گیا ہے جو گھر چھوڑ پردیس میں سے

کام کاج پڑا ہوا ہے۔

پری بانو چچا جان اصل بات یہ ہے کہ وہ وہاں روزگار کی فکر میں گئے۔ پارسال جن

اُمرا کو انہوں نے مدد دی تھی وہ اب برسر حکومت ہیں وزارت انہیں کی

ہے اس کی انھوں نے بھی چاہا کہ موقع سے اُٹھا کر اپنا صلہ محنت حاصل کر لیں۔

علی مرزا اجی وہ سنکی ہیں میری رائے لیتے تو میں اتنی جلدی کرنے کی ہرگز صلاح

نہ دیتا۔ ملک میں ہلالین الگ کا دور ہے نہ معلوم کس وقت کون برسر

حکومت ہو جاتا ہے۔ ابھی دیکھو کل ہی کی بات ہے کہ باغی سردار اسعد خان

شہر پناہ کے نیچے تک پہونچ گیا تھا گلبدن داخل ہوتے ہی علی مرزا ناس

کی ڈبیا پیش کرتا ہے۔

گلبدن میں سرکار میں کسی ناس کا استعمال نہیں کرتی اس سے آواز بیٹھ جاتی ہے

(علی مرزا تنکنکر چلدیتا ہے)

گلبدن بی بی ایک بات عرض کروں۔

پری بانو کہا کیا کہتی ہو۔

گلبدن وہ آپ کی گوئیاں دل بانو جو دو مہینے سے یہاں مقیم ہیں۔ او علی الصباح

کہیں چلی جایا کرتی ہیں چنانچہ آج صبح بھی کسی طرف چلی گئی ہیں۔

پری بانو ہوگا الیسی فضول باتوں سے کیا حاصل ہے۔

گلبدن دغور سے دروازے کے باہر دیکھتی ہے) وہ دیکھیے وہ چلی آرہی ہیں۔ مگر

آج نوروں کے ساتھ ایک مرد بھی۔ ہائے کیا چہرہ اُترا اُترا ہے۔

پھر پری بانو [illegible] کے ساتھ آج دل مردہ بھی ہے۔

دل بانو لمبے قدم رکھتی داخل ہوتی ہے۔

دل بانو گلبدن اب تم اس وقت جاؤ ہمین آپس مین کچھ باتین کرنا ہین۔

گلبدن بہت خوب (دل مین) مین کہتی تھی دال مین کچھ کالا ضرور ہے

(چلی جاتی ہے)

پری بانو دل تم اسقدر پریشان کیون ہو۔

دل بانو کیا کہون میرا خاوند دشمنون کے نرغہ مین آگیا ہے۔ مجبوراً چھپ کر کسی طرح یہان تک آیا ہے۔ اگر تم اپنے گھر مین پناہ دے دو تو خیر ہے ورنہ اب اس کی خیریت نہین ہے۔

پری بانو بس اتنی بات کے لیے گھبرائی جا رہی ہو۔ بلالو۔

دل بانو بہن خدا تجھے ہمیشہ خوش رکھے۔

(چلی جاتی ہے)

دل بانو اپنے شوہر اسعد خان کے واپس آتی ہے۔

اسعد خان (پری بانو سے) مین آپکا کہان تک شکریہ ادا کرون کہ اپنے ایسی مصیبت کے وقت مین میری مدد کی۔ مین یہ احسان عمر بھر نہین بھولون گا۔

پری بانو خیر شکریہ وکریہ تو رہنے دیجیے۔ یہ فرمایئے کہ آپکا ایسا چالاک آدمی اس دام مین کیونکر آگیا۔

اسعد خان آہ یہ نہ پوچھئے یہ اس دل کی بدولت ہوا۔ مدت سے مین نے اپنی پیاری بی بی کو نہین دیکھا تھا، اور آپ جانتی ہین مین اس پر کس قدر فریفتہ ہون

پس آج دل نے نہ مانا اور بھیس بدل شہر پناہ کے اندر آگیا۔ یہاں شامت
اعمال سے سرکاری جاسوس لگے ہوئے۔ ایک کو کچھ شبہہ گذر گیا
پس یہ اصلیت ہوئی۔
پری بانو مگر مین اتنا بتائے دیتی ہون کہ یہان بھی آپ بے فکر نہ ہو جائیے گا۔ میری
کنیز نے آپ کو آتے دیکھ لیا ہے اور وہ بڑی شکی اور بکی عورت ہے۔
دل بانو بیشک غضب ہوا کہ گلبدن نے دیکھ لیا۔
اسعد خان پھر آپ کچھ تدبیر سوچین
پری بانو ہان دیکھیے کچھ نہ کچھ کیا ہی جائے گا۔
گلبدن خود بخود کمرہ مین چلی آتی ہے۔
گلبدن بی بی آپ نے آواز دی تھی۔
پری بانو نہین یہان کسی نے تجھے نہین پکارا تیرے تو کان بجتے ہین
گلبدن (پری بانو کے کان مین کہتی ہے) بی بی یہ میان جو بیٹھے ہین کہان سے آئے۔
ہشیار رہیے گا زمانہ بُرا ہے۔
پری بانو کوئی ہین۔ کہین سے آئے تمہین اس سے غرض مطلب
گلبدن بی بی بُرا نہ مانین مین نے خیر خواہی سے کہا۔ کل سے شہر بھر مین ہُلڑ ہے
کہ اسعد خان باغی شہر پناہ مین آگیا ہے۔ اور کہین چھپا ہوا ہے۔ ایسا نہو یہ
وہی ہون یا اُن کا کوئی ساتھی ہو تو پھر غضب ہو جائے۔
پری بانو (ہنسی کا چہرہ بنا کر) واہ ری چھوکری۔ تو تو بڑی تیز طرار سی ہے۔ پہچان
نہ لیا۔ اسوقت عقل نہین لڑی۔ اری دیوانی یہ تیرے آقا ہین۔

گلبدن بی بی مین نے کبھی دیکھا ہوتا تو ضرور پہچان لیتی ابھی مہینہ بھر تو مجھے آئے ہوا اور سرکار کئی مہینہ سے یہان نہین تشریف رکھتے ہین۔

(گلبدن اسعد خان کو تین تسلیمین کرکے چلی جاتی ہے)

اسعد خان زندہ باش زندہ باش۔ پری بانو آپ نے میری جان بچالی۔

پری بانو اور دل بانو اٹھ کر باغ مین چلی جاتی ہین۔

گلبدن دوسرے کمرہ مین کھڑی اپنے دل سے باتین کر رہی ہے۔ خوب ہمارے آقا بھی ہین۔ یہ تو کچھ مجھے بجھے سے آدمی معلوم ہوتے ہین۔ کتنی دیر مین پاس کھڑی رہی اور مجھ پر ایک نظر بھی نہ ڈالی۔ مجھ سی حسین اور کوئی اس کی طرف نگاہ بھر کر دیکھے نہین۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ضیا بیگ اور وجہ نمان دونون نے میرے قدمون پر ٹوپی رکھدی تھی۔ مگر مین نے بات تک نہین کی۔ خیر مین اس وقت ذرا میلی کچیلی بنی تھی۔ اب کل مین ذرا بناؤ سنگار کرون گی۔ تب دیکھون گی کہ میان کی نظر کیون کر نہین پڑتی ہے۔ اور جہان مین نے پھانس پایا بس تب اس بیرخی کا مزا چکھا دون گی۔ وہ وہ جھکائیان دون گی کہ ان کو بھی معلوم ہو کہ کسی کے پنجہ مین پھنسنا اس کو کہتے ہین۔ ابھی ان پر کیا موقوف ہے۔ ان سب مردون کیساتھ یہی برتاؤ کرنا چاہیے۔ یہ سب منہ دیکھے اور طوطا چشم ہوتے ہین ادھر مین نے صورت دکھائی ادھر رال ٹپکنے لگی۔

(علی مرزا ہانپتا ہوا داخل ہوتا ہے)

علی مرزا بیٹی بیٹی دیکھ مین تیرے شوہر کو آخر لے ہی آیا۔

تقی خان کمرہ مین داخل ہوتا ہے۔

سعد: خدا کا شکر ہے گھر تو پہونچ گئے - اس کمبخت چھکڑہ گاڑی نے میری ہڈیاں چور چور کر ڈالی ہین - مین تو ادھ موا ہو گیا ہون (پکارتا ہے) کوئی ہے ذرا پیاری پری بانو کو میرے آنے کی خبر دو۔

علی مرزا: اچھا اب مین جاتا ہون - تھوڑی دیر بعد آؤن گا - پری بانو کو بھی اطلاع کرادون گا۔

(سعد اس پیش کرتا ہے - اور خود ہی پھر سڑک لیتا ہے۔)

(گلبدن داخل ہوتی ہے)

گلبدن: علی مرزا صاحب آپ آگئے۔

علی مرزا: اجی ہم خود آئے اور ان کو بھی لے آئے (خوشی کے عالم مین اچھلنے لگتا ہے)

گلبدن: کسکو لے آئے آپ؟

علی مرزا: اجی ان کو ... اور کسکو ہی جو بیٹھے ہین تمہارے آقا۔

گلبدن: (دل مین) یہ عجب مضحکہ معلوم ہوتا ہے۔ بھتیجی صاحب ایک کو شوہر قرار دیتی ہین اور چچا صاحب دوسرے کو بناتے ہین۔ ہو نہ ہو کچھ نہ کچھ نیا گل کھلنے والا ہے۔

(علی مرزا چلا جاتا ہے - اسعد خان پیچھے کے دروازہ سے داخل ہوتا ہے)

گلبدن: (اسعد خان سے) حضور - یہ ایک صاحب تشریف لائے ہین - بانو صاحب سے ملنا چاہتے ہین۔

سعد خان: شاید کوئی دوست ہون گے - اچھا تم جاؤ - مین پہلے خود ملون گا - پھر دیکھا جائے گا۔

اسعد خان (تقی خان سے) جناب آداب صبح بالخیر!

تقی خان وعلیکم السلام۔ آہستہ سے فرش سے اٹھکر کھڑا ہو جاتا ہے۔

اسعد خان (جی میں) یار ہے کوئی بے ہنگا (زور سے) جناب تشریف رکھیں۔

تقی خان پہلے آپ تشریف رکھیں پھر میں تو بیٹھ ہی جاؤں گا۔

اسعد خان جناب فضول تکلفات میں سوائے تکلیف کے اور کیا دھرا ہے۔

تقی خان جناب یہ تکلفات نہیں ہیں۔ آپ میرے گھر تشریف لائے ہیں پس یہ میرا فرض ہے۔ اخلاقی فرض جناب۔

اسعد خان (دل میں) غضب ہوا معلوم ہوتا ہے پری بانو کا شوہر یہی ہے۔ یہ کمبخت کہاں سے آمرا؟

تقی خان (دل میں) یہ تو کوئی شریف بھلا مانس معلوم ہوتا ہے۔

اسعد خان مجھے خادمہ نے بلایا کہ آپ پری بانو کو طلب فرماتے ہیں۔

تقی خان جی ہاں۔

اسعد خان پری بانو سے اُن کو کوئی خاص بات کہنا ہے یا کوئی خاص کام ہے۔

تقی خان آپنے کام کی خوب کہی صاحب اگر میرا دل چاہتا ہے کہ اس وقت میں اپنی بی بی سے ملوں تو کیا اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ میں آپ کو پہلے اپنے خیالات کا جائزہ دیدوں۔

گلبدن دروازہ سے باہر ہنس پڑتی ہے۔

تقی خان دور ہو یہاں سے مُردار۔

اسعد خان (انگیز کر) اس تقریر کے کیا معنی پہلے آپ اپنا نام تو بتائیں۔

تقی خان مجھے تقی خان کہتے ہین۔ مین پری بانو کا شوہر ہون۔ یہ میرا ہی گھر ہے۔

اسعد خان واللہ خوب ہی ٹہی۔ آپ اور پری بانو کے شوہر۔

تقی خان کیا کہا کیا میرا پری بانو کا شوہر ہونا کوئی عجیب بات ہے۔

اسعد خان (جی مین) یار اس وقت مقابلہ کرنا ٹھیک ہے۔ ورنہ راز ظاہر ہی ہوجائیگا

(زور سے) جناب سنیے۔ یہ بہونڈا مذاق چھوڑ دیجیے ورنہ اچھا نہ ہوگا۔

تقی خان مذاق کیسا کیا خیر آپ کو بھی کچھ دعوےٰ ہے۔

اسعد خان (بگڑکر) دعویٰ کیسا اجی صاحب پری بانو میری زوجہ ہے اور یہ میرا مکان

تقی خان کیا آپ بحلف کہہ سکتے ہین۔ کہ آپ ہی پری بانون کے شوہر ہین۔ جو آج علی الصباح طہران سے واپس آگئے ہین۔

اسعد خان بیشک بیشک

تقی خان کیا اُن کی ہڈیان بھی میری طرح گلاڑ کے جھٹکون سے چورچور ہو رہی ہین۔ کیا آپ بھی میری طرح خوبصورت ہین۔ کیا آپ کی عمر بھی ۲۰ سال کی ہے۔

اسعد خان ہان ہان۔ ہزار دفعہ ہان

تقی خان آخر تو پھر مین کون ہون۔

اسعد خان جناب آپ دیکھتے ہوے اندھے اور سنتے ہوے بہرے ہین۔

تقی خان قسم . . . . یہ معاملہ بہت طول کھینچ گیا ہے۔ مین آپکو ایک دفعہ پھر بحلف بیان کرتا ہون۔ کہ مین اور صرف مین تقی خان ہون۔ کون تقی خان وہی

پری بانو کا شوہر۔ علی مرزا کا بھتیجا داماد۔ موجودہ وزارت کا بہی خواہ۔

اسعد خان علی مرزا تو میرے چچیا سسر کا نام ہے۔ وہی پری بانو کا چچا،

تقی خان اگر یہ سچ ہے۔ تو دنیا میں اندھیر ہو۔ وائے شومی طالع میں گھر سے باہر کیا گیا کہ گھر کا مالک اور کوئی بنا جاتا ہے (غصّہ میں اور زور سے کھومتا ہے) لاؤ آئینہ لاؤ آئینہ۔ (پکارتا ہے۔ داخر و آئینہ کے سامنے چلا جاتا ہے) نہین نہین ہرگز نہین وہی مونچھ ہی میری آنکھ ہی وانت وہی ناک۔

(پری بانو کمرے کی سمت نکلتی ہے اور چیخ مار کر بھاگ جاتی ہے)

تقی خان (آئینہ مین بی بی کی جھلک دیکھ لیتا ہے) وہ دیکھو میری پری آئی۔ وہ دیکھو (پکارتا ہے)

اسعد خان پناہ بخدا تمنے تو ناک مین دم کر دیا ہے۔ نکلو جی میرے مکان سے۔

تقی خان ذرا ہوش مین رہو نہین تو تنکے کی طرح بل نکال دون گا۔

اسعد خان ہنستا ہے۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔ ذرا چھری تلے دم لو میان

تقی خان (چیخ کر) میرا نام میرا گھر بار میری دولت بیاری بیگم کہ میری عورت بھی چھیننا چاہتے ہو اور پھر مجھے سے بیہودہ تمسخر بھی کرتے ہو۔

گلبدن (اسعد خان سے) اے سرکار جانے دیجئے۔ نہ بولئے کوئی دیوانہ ہے۔ صورت تو دیکھئے معلوم ہوتا ہے کاٹنے چاہتا ہے۔

اسعد خان جا تا کیسا مین اس کو پاخانہ مین بند کروان گا۔ ورنہ یہ خطرہ ہے کہ یہ کہین بعالم دیوانگی خودکشی نہ کر لے۔

تقی خان (چیخ کر) تو اب مجھے دیوانہ بنانے کی بھی تدبیرین ہونے لگین۔ وہ دیکھو وہ تصویر

میری بڑی دادی کی ہے (معذرۃً اپنی طرف اشارہ کرتا ہے) اور وہ دیکھو وہ تصویر میری خود ہے - جو بہت چھٹپن کی حالت میں بنی تھی - ان باتوں کے علاوہ چچا علی مرزا صاحب بفضلہ حی القائم ہین - ابھی آئے ہون گے، اور فوراً اس امر کی تصدیق کر دینگے - کہ مین اور صرف مین اس کی پیاری بھتیجی پری بانو کا اصلی شوہر ہون اور تم کوئی بے ایمان - دغاباز - و جعل ساز ہو - پھر مین پولیس سوار کو بلاؤن گا - محلہ والون سے فریاد کرون گا - اور تمہین تمہاری گستاخی و شیطنت کا خوب مزا چکھاؤنگا مجھے خوب معلوم ہے - کہ تمہارے ساتھ اور بدمعاش بھی کہین چھپے ہین ورنہ تم ایسی جرات تنہا نہ کرتے -

(یہ کہتا ہوا پشت کے دروازہ سے نکلکر بھاگ جاتا ہے)

اسعد خان (گلبدن سے) بیشک بیشک - یہ شخص پاگل ہے - مگر کسی کسی وقت ہوش کی باتین بھی کرتا ہے -

گلبدن حضور منتظم شہر نے یہ خط آپ کے نام بھیجا ہے - جس کا ہرکارہ کھڑا ہوا ہے

اسعد خان خط لیکر پڑھتا ہے - (بخدمت عالی تقی خان بہادر)

(بانو داخل ہوتی ہے)

پری بانو ناگہان وہ کہین چلے گئے -

اسعد خان ہان وہ کہین چلے گئے - ہر چند چاہا کہ ٹھکانے کی بات کرین تو اصلی حال کہدیا جائے - مگر انہون نے کسی طرح کا موقع ہی نہ دیا - خیر ابھی آتے ہی ہون گے -

پری بانو مطمئن ہو کر بیٹا آپ ۔ آپ کی [illegible] آپ کے ہوا خواہوں تک پہنچکر بوٹ بھی آئیں۔ اُنھوں نے ہر طرح امداد پر آمادگی ظاہر کی۔

اسعد خان بیگم میں عمر بھر تمہارے بار احسان سے سبکدوش نہ ہوں گا۔

دل بانو داخل ہوتی ہے۔ اسعد خان لپک کر پہونچ جاتا ہے۔

اسعد خان کہو کہو کیا خبر لائیں۔

دل بانو سب ٹھیک ہے الحمد للہ تمہارے ساتھی یکدل [illegible] سب تمہاری رہائی کی فکر میں ہیں۔ جب سب سامان پورا ہو جائے گا۔ تو ایک اجنبی شخص تمہارے پاس آئے گا۔

اسعد خان خیر۔ مگر اگر وہ وقت پر نہ پہنچا تو میرا بُرا حال ہوگا۔

پری بانو (دل بانو سے) تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تقی خان [illegible] واپس آ گئے ہیں۔

دل بانو (افسوس) تقدیر ہر جگہ دھوکا دیتی ہے۔

(گلبدن دروازہ سے جھانکتی ہے)

پری بانو (ڈانٹ کر) تیرا یہاں کیا کام ہے۔ بے بلائے کیوں آئی۔

گلبدن حضور۔ شہر کا ڈھول زن حاضر ہے۔ [illegible] انعام مانگتا ہے۔

پری بانو کیوں کیسا انعام یہاں کوئی تقریب ہے

گلبدن وہ کہتا ہے۔ نئے کوتوال سلامت رہیں۔ ہمکو انعام ملنا چاہیے۔

پری بانو نیا کوتوال یہاں کون ہے۔

گلبدن وہ تو کہتا ہے کہ ہمارے آقا کوتوال شہر مقرر ہوئے ہیں۔

سعید خان خط کھولکر پڑھتا ہے جسمین تقی خان کا تقرر بعہدہ کوتوال شہر ہونا درج ہے (خط پری بانو کو دیتا ہے) مبارک آپ کے شوہر آتے ہی کوتوال بھی ہو گئے۔ مگر انکا فرض منصبی میرا اخراج ہے لہذا براہ عنایت اسے اسوقت دیجیے گا جب مین چلا جاؤن

پری بانو (خط لیکر خوش ہوتی ہے اور [illegible] رکھ لیتی ہے) خیر کچھ پروا نہین۔

سعید خان (گلبدن سے) تو یہ ایک تومان اس دہلیز کو دیدو۔

مکان کے باہر شور ہوتا ہے۔ سیکڑون آدمی انصاف انصاف پکارتے ہین۔

تقی خان (باہر سے پکارتا ہے) بھائیو اسطرف آؤ۔ یہی مکان ہے۔ میری دادرسی کرو۔

پری بانو یہ کیا گڑبڑ ہے۔

گلبدن (دوڑتی ہوئی آتی ہے) بیگم صاحب وہ پاگل پھر لوٹ آیا آگے آگے وہ ہے پیچھے ایک انبوہ ہے۔

پری بانو باہر نکلنا چاہتی ہے۔ دل بانو روکر کہتی ہے کہ تم اسوقت نہ جاؤ ہماری آخری امیدین تمسے وابستہ ہین۔ اسوقت ساتھ نہ چھوڑنا ورنہ ہم سب قتل ہو جائینگے

پری بانو (دلبانو سے) تم اطمینان رکھو۔ مین تمہین حتی الامکان بچاؤن گی۔

تقی خان مع ہجوم کے باغیچہ باغ مین داخل ہوتا ہے۔

تقی خان انصاف انصاف انتقام انتقام۔ کوتوال کو بھی بلاؤ یہان نہ پہنچیگا۔

(پری خانم مجمع کیطرف پشت کرلیتی ہے تاکہ اسکا شوہر اسے پہچان نہ سکے)

گلبدن میرا آقا خود کوتوال شہر ہے۔ آپ اسی کے پاس چلیے۔

سعید خان ہان ہان مین کوتوال بھی ہون۔ مجھے کون بلاتا ہے۔

تقی خان تم بھی کوتوال ہو۔ تف ہے تمپر اور لعنت ہے ایسے کوتوالی پر۔ مین

ہرگز ہرگز ایسے نفردون سے بات چیت کرنا پسند نہین کرتا۔

(پری بانو مڑتی ہے اور تقی خان دوڑکے اسکا ہاتھ پکڑ لیتا ہے)

پری بانو (آہستہ سے) پیارے تقی۔

تقی خان ہائے پیاری (لوگون سے مخاطب ہوکر) دیکھئے دیکھئے یہی میری زوجہ ہے۔ مین اسکا چہرہ مہرہ خط وخال آواز چال سب پہچانتا ہون۔ یہ ابھی ابھی آپ کو بتاوینگی۔ کہ مین ہی اس کا پیارا پیارا شوہر ہون۔ اور یہ بدمعاش (اسعد خان کی طرف اشارہ کرکے) جھوٹا بے ایمان غاصب ہے (پری بانو سے) دیکھو مین تمسے التجا کرتا ہون۔ تمہین حکم دیتا ہون کہ سب کے سامنے اقرار کرو کہ مین تمہارا شوہر ہون اور اکیلا شوہر ہون۔

پری بانو (دل مین) کیا خبط کی باتین ہین (زور سے) کہا کیون سب کے سامنے۔

اسعد خان جناب آپ یہ کیا بیہودہ بک رہے ہین۔

تقی خان (پری بانو سے) بولو۔ بولو جلدی بولو۔ مین تمہارا میان ہون کہ نہین

پری بانو خیر۔ جب بولنا ہی ہے تو لو۔

(تقی خان مجمع کی طرف خوشی سے دیکھتا ہے اور کہتا ہے اب دیکھئے اصلی حال ظاہر ہوا جاتا ہے)

دل بانو (پری کے کان مین) بہن رحم کرو۔ ایک شخص کی جان نہ لینا۔

پری بانو (مجمع سے مخاطب ہوکر) صاحبو یہ میرا شوہر نہین ہے۔ بلکہ۔ (اسعد خان کی طرف مخاطب ہوکر) یہ میرا شوہر ہے۔

(سب مجمع حیرت سے اسکا منہ دیکھتا ہے)

تقی خان (سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے) آہ مین کہین کا نرہا معلوم ہوتا ہے مجھ پکوہ غم ٹوٹ پڑا۔

گلبدن ذرا دیکھو تو سہی مکار کو باتین کیسی بناتے چلا جاتا ہے۔

مجمع بیشک بیشک یہ مکار ہے۔ پکا ملعون ہے۔

ایک شخص آپ نہین ناحق تکلیف دی لے چلو اسے تالاب مین ڈبکیان کھلائین۔
اس کے دماغ کی گرمی تب ہی اترے گی۔

تقی خان صاحبو اگر آپ میری مدد نہ کرین گے جب بھی مین اس شخص سے بدلہ ضرور لون گا۔ مین نا امید نہین ہو سکتا ہون۔ علی مرزا حی الحاکم ہے وہ میرا چچا اسکے چوتڑون پر بیت لگائے گا۔

اسعد خان (ڈرکر) آپ بالکل پاگل ہین۔ اب تک مین نے بہت درگذر کی اب زیادہ بولیئے گا۔ تو اچھا نہ ہوگا۔

تقی خان کون۔ تم خود ہی پاگل ہو۔ منہ کو قوال بناتے ہو۔ ایسے قوال کو مستحق صد لعنت سمجھتا ہون۔

علی مرزا کی آواز سنائی پڑتی ہے۔

تقی خان (اچھل کر) لے وہ آگیا وہ آگیا۔ اب تو قلعی کھولیگا۔

اسعد خان (دل مین) اب بیشک برا ہوا۔ خیر دیکھا جائے گا۔

علی مرزا کھانستا ہوا داخل ہوتا ہے۔

علی مرزا یہ کیا طوفان بے تمیزی ہے۔

تقی خان (علی مرزا کا ہاتھ پکڑکر) بولیئے مین کون ہون۔

علی مرزا اسمین بولنا کیا ہے۔ آخر کچھ معاملہ تو معلوم ہو۔

(ناس کی چٹکی لیکر بڑبڑ کرنا چاہتا ہے)

تقی خان (علی مرزا کا ہاتھ جھٹک کر) ابھی مین آپ کا داماد ہون کہ نہین ہون۔

چٹکی سے ناس علی مرزا کی آنکھ مین پڑجاتا ہے اور وہ چیختا ہے۔

علی مرزا ہائے ہائے میری آنکھ گئی۔ میری آنکھ گئی۔

تقی خان [illegible] خان کیون چیختے ہو۔ ذرا سا ناس پڑگیا تو کیا آفت آگئی تمھین [illegible] لینے کی عادت پڑگئی (ہاتھ کھینچکر) بولو بولو مین تمھارا کون ہون۔

علی مرزا دور ہو شیطان ملعون بد سوختہ میری آنکھ پھوڑ ڈالی پھر بھی پیچھا نہین چھوڑتا ہے۔

پری بانو۔ دل بانو۔ اور سب مجمع علی مرزا کے گرد جمع ہو جاتا ہے۔

ایک شخص ہا ہا اس کمبخت نے اس بڈھے کو مفت پریشان کیا۔

علی مرزا ہائے مجھے کچھ سجھائی نہین پڑتا۔

پری بانو دل بانو وغیرہ سب علی مرزا کو پکڑا کر دوسری طرف لیجاتی ہین۔

اسعد خان (تقی خان سے) کیون جی تمنے میرے سسرے کے ساتھ یہ شیطانی حرکت کیون کی

تقی خان تمھارا سسر کیسا۔ اب کیا میرے عزیز بھی چھینے گا۔

اسعد خان (خدمت گار کو پکارتا ہے) عباس اس بدمعاش کو پاخانہ مین بند کرو۔

(خدمتگار معہ دو آدمیون کے آیا ہے اور تقی خان کو پاس کے پاخانہ مین بند کرتا ہے)

مجمع بیشک یہ اسی قابل ہے۔

(لوگ چلے جاتے ہین۔ کمرہ مین ایک اجنبی داخل ہوتا ہے)

اجنبی سردار اسعد خان آپ کا نام ہے۔

اسعد خان (چونک کر) کیسے کیسے آپ کا کیا کام ہے۔ میرا ہی نام اسعد خان ہے۔

اجنبی — میرا اسعد خان کو لینے آیا ہون۔ یہ زنانہ لباس پہنے [illegible] لوگ شہر [illegible] منتظر ہین۔ وقت عزیز ضائع نہ کیجئے جلدی [illegible]

اسعد خان — یہ تو سچ ہے مگر پھاٹک کیسے کھل سکے گا۔ (کچھ سوچ [illegible] کر) [illegible] پر لکھتا ہے۔ اور پاخانہ مین چلا جاتا ہے۔

اسعد خان — (تقی خان سے) آپ کو آزادی۔ گھر بار سب واپس مل سکتا ہے بشرطیکہ آپ اس کاغذ پر دستخط کر دین۔

تقی خان — (خوش ہو کر) کاغذ لاؤ لکھ تو لون۔ (پڑھتا ہے) میرے دوست سردار اسعد خان کو شہر پناہ سے باہر جانے دو۔ حسب الحکم تقی خان کوتوال شہر

تقی خان دستخط کر دیتا ہے۔ اسعد خان کاغذ لیتا ہے بھیس بدلتا ہے رخصت ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ آپکو اپنا گھر بار۔ بی بی نوکر۔ مبارک رہین۔ مین یہ سب حرکت اپنی جان بچانے کی غرض سے کی تھی۔

اسعد خان اور بانو گھوڑون پر سوار ہوتے ہین۔ اور آن کی آن مین شہر پناہ کے پاس پہونچتے ہین۔ دروازہ کھلتا ہے اور نظر سے غائب ہو جاتے ہین۔

ڈرامے

- علی بابا چالیس چور — عہ ر
- جمیل — ۶ر
- [illegible] — ۸ر
- پاکدامن — صہ ر
- ظلم وحشی — ۱۲ر
- ہریشچندر — ۱۲ر
- کیفر کردار — ۸ر
- خون ناحق — ۸ر
- دلفروش — ۸ر
- بھول بھلیاں — ۸ر
- آب ابلیس — ۸ر
- [illegible] — ۱۲ر
- صید ہوس — عہ ر
- فتح جنگ — ۱۲ر
- قتل نظیر — ۸ر
- سفید خون — عہ ر
- چندراولی — ۱۲ر
- حسن فرنگ — ۱۲ر
- جام جہان نما — ۱۲ر
- شمشاد و سوسن — ۸ر
- لیل ونہار — ۱۲ر
- اسیر حرص — ۱۲ر
- خون کا خون — عہ ر

- تسخیر فرانس — ۸ر

متفرق ناول

- سیتا کامل — ے ر
- مسافر دمشقی — عہ ر
- قزاق — ۶ر
- شماتت ہمسایہ — عہ ر
- الہ دین و لیلی — عہ ر
- ناول ثریا — عہ ر
- وصال یار — ۸ر
- اکبر و زہرہ — ۱۲ر
- مریض عشق — ۱۲ر
- عیار شہزادہ — صہ ر
- [illegible] سراغ رسان — ۱۰ر
- دلستان — عہ ر
- مکار سرپرست — صہ ر
- آرسنت الفرولاس — ۶ر
- ونیس کی شاہزادی — ۱۲ر
- ستارہ قیصری — ۱۲ر
- راز عشق — عہ ر
- گناہ بے لذت — ۸ر
- لعبت فرنگ — عہ ر
- سارہ وکلارہ — ۶ر
- فسانہ لا زمین [illegible] — ۶ر
- دلربا — [illegible]

- فریب حسن — ۶ر
- خوبی قسمت — عہ ر
- فسانۂ سوزن عشق — عہ ر
- حاجی بابا اصفہانی — عہ ر
- نیرنگ — ۱۲ر
- عمر پاشا — ۱۲ر
- مارگریٹ — عہ ر
- یاقوت کی کان — عہ ر
- حسرت وصل — ۸ر
- روز الیمبرٹ کامل — ۸ر
- [illegible] پدماوت — ۸ر
- ہم خرما ہم ثواب — ۱۲ر
- [illegible] — عہ ر
- مقدس دیوی — عہ ر
- امتحان محبت — ۱۲ر
- زندگی کا بھید — ۱۲ر
- طویلے کی بلا بندر کے سر — ۶ر
- خضر شباب — عہ ر
- عیاروں کا عیار — ۶ر
- ماں کا قاتل — ۶ر
- برق غضب — ۱۲ر
- فیروزہ محمودہ — عہ ر
- معشوقۂ ہند — ۸ر
- بوالہوس نواب — ۱۲ر
- عصمت کا [illegible] — عہ ر